پانی اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہے اس لئے اس کو احتیاط سے اور بقدر ضرورت استعمال کرنا چاہیے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُجْرِي السَّحَابِ، جَعَلَ نُزُولَ الْمَاءِ آيَةً لِأُولِي الْأَلْبَابِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، شَمِلَ بِكَرَمِهِ جَمِيعَ خَلْقِهِ، وَرَزَقَهُمْ بِالْمَاءِ مِنْ وَاسِعِ فَضْلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ* الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ)[(١)].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ پانی اللہ تعالی کی انتہائی عظیم نعمت اور بہت ہی قیمتی سرمایہ ہے باری تعالی کا فرمان ہے :(أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ* أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ* لَوْ نَشَاءُ

---

(١) البقرة : ٢١- ٢٢.

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ)[1]. اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادلوں سے برسایا ہے یا ہم برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا کر رکھ دیں پھر تم لوگ کیوں شکر ادا نہیں کرتے؟ ان آیات میں رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی عظیم نعمت یعنی میٹھے پانی کی ہمیں یاددہانی کرائی ہے جسکی کڑواہٹ اور کھارے پن کو اس نے دور کردیا اور اپنے فضل وکرم سے اس کو پینے والوں کیلئے خوشگوار بنادیا ہے درحقیقت پانی پر ہر جاندار کی زندگی موقوف ہے اور وہی ہر حیوان کی اصل ہے[2] اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ)[3]. اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی ہے، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے: (وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ)[4]. اور اللہ تعالی نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے درحقیقت اس نعمت کی صحیح قدر اسی کو معلوم ہوتی ہے جس سے یہ نعمت زائل ہوجاتی ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل کی والدہ سیدہ ہاجر عَلَيْهَا السَّلَامُ کے ساتھ ہوا تھا کہ ان کے پاس جو کچھ پانی تھا وہ ختم ہوگیا اور ان کو اور ان کے شیرخوار بچے کو پیاس محسوس ہوئی اور ان کا بچہ ان کی نگاہوں کے سامنے تڑپنے لگا تو وہ ایک تھکے ہارے انسان کی طرح پانی کی تلاش میں بھاگ دوڑ کرنے لگیں ان کو قریب میں صفا پہاڑی نظر آئی پس اس پر چڑھ گئیں اور جب وہاں

---

(١) الواقعة : ٦٨ - ٧٠.

(٢) تفسير ابن كثير : (٥/٣٣٩).

(٣) الأنبياء : ٣٠.

(٤) النور : ٤٥.

پانی کا نام ونشان نہیں ملا تواس سے اتر کر مروہ پر چڑھ گئیں اسی طرح صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگایا اور اپنے رب سے دعائیں کیں پس باری تعالی نے زَمزَم کا چشمہ جاری کرکے ان پر کرم فرمایا، وہ اس نعمت سے بے انتہا خوش ہوئیں اور اپنے چُلّو سے پانی کو اپنے برتن میں بھرنے لگیں[1] اور انہوں نے اپنے خالق جَلَّ جَلَالُہٗ کا بے انتہا شکریہ ادا کیا جس نے اس پانی کو ان کیلئے اور ان کے بچے کیلئے غذا بنادیا اور بعد میں آنے والے حاجیوں کیلئے سیرابي کا ذریعہ بنادیا اور جو شخص زَمزَم کا صدقہ اور ہدیہ کرے اس کیلئے اجر وثواب متعین فرمادیا، اسی طرح پانی کی قدر وقیمت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو سیدنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کیلئے شِفا اور صحت کا سبب بنادیا تھا پس باری تعالی نے ان سے فرمایا تھا: (ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ)[2]. اپنا پاؤں زمین پر مارو، لو یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لیے بھی اور پینے کے لئے بھی، توانہوں نے زمین پر اپنا پاؤں مارا پس پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا جس سے انہوں نے غسل کیا تو اللہ کی رحمت سے بدن کے ظاہری حصے کی بیماری دور ہوگئ پھر انہوں نے وہ پانی پیا تو ان کے اندرونی حصے کی بیماری بھی ختم ہوگئ[3].

---

(١) البخاري: ٣٣٦٤.

(٢) ص: ٤٢.

(٣) تفسير القرطبي: (١٥/٢١١) وتفسير الطبري: (٢٠/٨ م١٣).

پانی جیسی عظیم نعمت کی قدر کرنے والو! بلاشبہ لوگوں کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے اسی لئے لوگ اس کو ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مشقت اور دشواری برداشت کرتے ہیں چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے مصر سے نکل کر جب مدین کا رخ کیا تو وہاں بڑی تعداد میں مختلف لوگوں کو پایا کہ وہ ایک دوسرے سے پہلے پانی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے قرآن کریم نے اس واقعے کو اس طرح بیان کیا ہے: (وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ)(١). اور جب وہ مدین کے کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ اس پر ایسے لوگوں کا ایک مجمع ہے جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور دیکھا کہ ان لوگوں سے الگ دو عورتیں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے ان سے کہا تم کیا چاہتی ہو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے جانوروں کو اس وقت تک پانی نہیں پلاتے جب تک کہ سارے چرواہے پانی پلا کر (اپنے جانوروں کو) ہٹا نہ لیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں پس حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے ان دونوں خواتین کا تعاون کرتے ہوئے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا تو ان میں سے ایک نے اپنے والد حضرت شعیب عَلَيْهِ السَّلَام کے سامنے ان کی قوت وطاقت اور امانت ودیانت

---

(١) القصص: ٢٣.

کی گواہی دی تھی بہر حال یقیناً ہمارے دین حنیف نے پانی پلانے کو افضل ترین صدقہ قرار دیا ہے چنانچہ حضرت سَعد بن عُبَادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «سَقْيُ الْمَاءِ»[۱]. (پیاسوں کو) پانی پلانا، پانی کی اسی اہمیت کی بنا پر اللہ تعالی نے اس بندے کی قدر افزائی فرمائی تھی جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلادیا تھا پس اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کو جنت میں داخل فرمادیا[۲].

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے ہمیں پانی کی عظیم تخلیق اور اس کو آسمان سے برسانے کی کیفیت میں غور وفکر کی دعوت دی ہے اور زمین پر اور زمین والوں پر اور تمام کائنات پر پانی کے خوشگوار اثرات میں غور وفکر کی ترغیب دی ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ* يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[۳]. وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمھیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہے اور اسی سے وہ درخت اُگتے ہیں جن میں تم مویشیوں کو چراتے ہو اسی سے اللہ تمھارے لیے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے بلاشبہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے

---

(۱) أبو داود: ١٦٧٩، والنسائي: ٣٦٦٥.
(۲) متفق عليه.
(۳) النحل: ١٠ - ١١ .

بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہیں. جی ہاں پانی کی تخلیق اورآسمان سے اس کے برسنے میں ہمیں خوب غور کرنا چاہیے تاکہ ہم کو باری تعالی کی زبردست قدرت، درست تدبیر اور مضبوط اندازے کا شعور ہو سورۂ اعراف میں خدائے علیم وخبیر کا فرمان ہے: (وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ)(١). اور وہی ہے جواپنی رحمت (بارش کے) آگے آگے ہوائیں بھیجتا ہے جو (بارش کی) خوشخبری دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اٹھالیتی ہیں توہم انہیں کسی بنجر زمین کی طرف ہنکالے جاتے ہیں پھر وہاں پانی برساتے ہیں درحقیقت خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے پانی برسانے کیلئے سورج کو ہواوں سمندروں کو اور آسمان کے تہ بتہ بادلوں کو مسخر فرمادیا ہے تاکہ وہ ہمارے لئے میٹھا اور صاف وشفاف پانی برسائے اس کا ارشاد ہے: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا)(٢). اور ہم نے بھرے ہوئے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا، پس برسات کے پانی سے وادیاں بہ پڑتی ہیں اور ساری مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی ہے رب ارحم الراحمین کا فرمان ہے: (أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ)(٣). کیاتم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ اس کو زمین کے سوتوں میں داخل کردیتاہے، پس رحمت کی بارش سے لوگ فرحت محسوس

---

(١) الأعراف : ٥٧.
(٢) النبأ : ١٦.
(٣) الزمر: ٢١.

کرتے ہیں اور خوشی منانے لگتے ہیں نیزان کے قلوب مسرور اور ان کے دل مطمئن ہوجاتے ہیں اللہ تعالی کاارشادہے:﴿فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾[١]. چنانچہ جب وہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے وہ بارش پہنچادیتاہے تووہ اچانک خوشی منانے لگتے ہیں

پانی کو احتیاط اور کفایت سے خرچ کرنے والو! الغرض پانی ایک عظیم الشان نعمت ہے پس لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ وہ اس نعمت کی قدردانی اور حفاظت کریں کیونکہ اللہ کے سامنے نعمتوں کا حساب دینا ہوگا:﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾[٢]. پھراس دن تم سب سے نعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی ، علماء نے فرمایا ہیکہ پانی بھی ان نعمتوں میں شامل ہے جن کی بابت انسان سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی[٣] جیساکہ رسول رحمتﷺ کافرمان عالیشان ہے:«إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ»[٤]. قیامت کے دن بندے سے جن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ان میں سب سے اوّل یہ سوال ہوگا کہ کیا ہم نے تمھارے لئے تمھارے جسم کو صحت مند نہیں بنایاتھا ؟اور کیا ہم نے تجھ کو ٹھنڈے پانی سے سیراب

---

(١) الروم : ٤٨.
(٢) التكاثر : ٨.
(٣) تفسير الطبري : ٥٨٥/٢٤.
(٤) الترمذي : ٣٣٥٨.

نہیں کیا تھا ؟پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم پانی کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کریں اور اسکی تمام نعمتوں پر اس کی حمد وثنا کریں یہ اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے سرور کونین ﷺ کا ارشاد ہے:«إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا»(١). اللہ تعالی کو بندے کی یہ خصلت پسند ہے کہ وہ جب کوئی چیز کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے یا کوئی چیز پیئے تو اس پر اسکی تعریف کرے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ دعاوں میں یہ دعا بھی شامل ہے :«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا»(٢). تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا، پانی کے استعمال میں کفایت شعاری کرنا اس کو خرچ کرنے میں حکمت سے کام لینا اور اس کو صحیح طور پر کام میں لانا اس نعمت کی شکر گذاری میں شامل ہے اللہ رب العزت نے ہمیں اِسراف اور فضول خرچی سے بچنے کی تاکید کی ہے:﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾(٣). کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو بیشک اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے پاکیزہ چیزوں کے کھانے پینے کو پوری طرح حلال قرار دیا ہے بشرطیکہ آدمی اسراف یا تکبر میں مبتلا نہ ہو(٤) رسول رحمت ﷺ نے بقدر ضرورت پانی پر کفایت کرنے کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا ہے حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی

(١) مسلم : ٢٧٣٤.
(٢) مسلم : ٢٧١٥.
(٣) الأعراف : ٣١.
(٤) تفسير القرطبي : ١٩١/٧.

ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل جبکہ ایک مُدّ پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے[1] صاع تقریباً دو لیٹر اور مُدّ آدھا لیٹر کے برابر ہوتا ہے، اس کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیے کہ ہر فرد اپنے وضو اور غسل میں کتنا پانی استعمال کرتا ہے؟ اور نبی کریم ﷺ کے مبارک طریقے پر کرنے میں ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمارا طرز عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ہمیں پانی کو کفایت کے ساتھ اور صحیح طور پر استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اگرچہ پانی کثیر مقدار میں موجود ہو چنانچہ ایک دن رسول اکرم ﷺ حضرت سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے وہ وضو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: «مَا هَذَا السَّرَفُ؟». یہ کیا اسراف ہے؟ حضرت سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ»[2]. جی ہاں، اگرچہ تم جاری نہر پر بھی ہو۔ پس پانی کے چند قطرے جن کو بچا کر آپ محفوظ کر لیں وہ قطرے آپ کسی انسان کو پلا سکتے ہیں یا ان سے کسی پودے کو سیراب کر سکتے ہیں یا کسی جاندار کی جان بچا سکتے ہیں جس کی بدولت آپ کو عظیم ثواب اور بہت بڑا اجر حاصل ہوگا، یا اللہ یا کریم! ہم سب کو اپنا شکر ادا کرنے والا اور پانی جیسی نعمت کی قدر کرنے والا بنادے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ***

فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[3].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) أبو داود : ٩٣ .
(٢) ابن ماجه : ٤٢٥.
(٣) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلَى نِعَمِهِ، وَنَشْكُرُهُ عَلَى فَضْلِهِ وَكَرَمِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ،

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! سب سے پہلے آپ حضرات سے پانی میں کفایت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ متحدہ عرب امارات میں پانی کی یومیہ کھپت کا اوسط پانچ سوپچاس/۵۵۰ لیٹر فی کس ہے اور یہ اوسط عالمی کھپت کے اوسط سے بہت زیادہ بلند ہے[۱] ہماری مدبر قیادت میٹھا اور صاف پانی فراہم کرنے میں بے انتہا محنت اور لاگت برداشت کرتی ہے سمندر کے پانی کو صاف کیا جاتا ہے اسی طرح زمین سے پانی نکالا جاتا ہے پھر اس کو محفوظ رکھنے کیلئے بڑے بڑے ڈیم بنائے گئے ہیں اور بھی کئی مرحلے میں اس پر کام کیا جاتا ہے۔ ان سب کے بعد اصل لاگت سے بہت کم بالکل معمولی اور برائے نام قیمت پر پانی کو گھروں کارخانوں اور تنصیبات تک پہونچایا جاتا ہے ان سب کا مقصد یہ ہیکہ ہمارے معاشرے کو راحت اور آسودگی حاصل ہو اور سب کو خوشگوار زندگی نصیب ہو، در حقیقت پانی کی حفاظت کرنا معاشرے کے ہر فرد کی مشترکہ ذمہ داری ہے پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو صحیح استعمال

---

(۱) موقع بيئة أبوظبي.

کرکے، اس میں کفایت شعاری کرکے اور جدید وسائل کا سہارا لیکر اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں، خواہ کاروبار میں ہو یا زراعت میں یا پبلک مقامات پر ہو یا گھروں کے اندر ذاتی اور گھریلو استعمال میں ہو۔ اس لئے کہ پانی پر سب کا حق ہے اور اس کو ضائع کرنے میں معاشرے کو نقصان پہونچا نا ہے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ»[1]. نہ خود ضرر اٹھاؤ نہ دوسروں کو ضرر پہونچاؤ پس ہم کو چاہیے کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو پانی کی اہمیت اور زندگی میں اس کی ضرورت سے آگاہ کریں اور ان کو اس کے درست استعمال کی تعلیم دیں کیونکہ یہ بھی نعمت کی قدردانی اور اس کی شکر گذاری کا حصہ ہے اللہ جَلّ جَلالُہ کا فرمان ہے: ﴿وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾[2]. اور اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ عبدیت کا تعلق رکھتے ہو آخر میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِیْن ہم سب کو پانی کی قدردانی کی اور اس کو کفایت کے ساتھ استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[3]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ

---

(١) الأدب المفرد : ١٢٣٤، وأبو داود : ٩٦، والترمذي : ١٨١٢.

(٢) النحل : ١١٤.

(٣) الأحزاب : ٥٦ .

وعُمرَ وعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ. **اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِوَالِدِينَا وَلِوَالِدَيْ وَالِدِينَا، وَجَمِيعِ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ وَالثَّوَابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى مَرِيضٍ أَوْ يَتِيمٍ، أَوْ طَالِبِ عِلْمٍ أَوْ مِسْكِينٍ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ. **عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.